سوال

یرا خاوند یہ نہیں چاہتا کہ بچے پیدا ہوں، اور ہمیشہ ہی وہ حمل کے ابتدائی مراحل میں مجھ سے مطالبہ کرتا ہے کہ میں حمل ساقط کرادوں (ماہواری ختم ہونے کے پہلے ہفتہ میں ہی) تو اس میں اسلام کا حکم کیا ہے؟ خاوند کا کہنا ہے کہ اس کے بارہ میں ساری مسؤلیت اس کی ہے، جب وہ ایسا کرنے پر حریص ہو تو مجھے کیا کرنا چاہیے، باقی معاملات میں وہ بہت ہی اچھا مسلمان خاوند ہے؟ آپ سے گزارش ہے کہ آپ میری راہنمائی فرمائیں۔

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

مندرجہ ذیل سوال فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ تعالی کے سامنے پیش کیا گیا:

کیا شادی کے ابتدائی دو برس میں خاوند اور بیوی کی رضامندی سے منع حمل جائز ہے، تاکہ خاوند اور بیوی کے مابین ازدواجی زندگی میں استمرار پر اطمنان ہوسکے؟

تو شیخ رحمہ اللہ تعالی کا مندرجہ ذیل جواب تھا:

ایسا کرنا حرام نہیں، لیکن بہتر اور افضل یہ ہے کہ ایسا نہ کیا جائے بلکہ انہیں نیک شگون اور نیک فال لینی چاہیے اور اللہ تعالی پر حسن ظن رکھنا چاہیے۔ انتھی۔

اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ بچہ کی پیدائش میں جلدی خاوند اور بیوی کے مابین محبت و الفت اور تعلقات میں زیادتی اور رشک و غبطہ پیدا کرے، اور وہ بچہ خاوند اور بیوی اور ان کے خاندان والوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنے۔

اللہ سبحانہ و تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے۔

واللہ اعلم.

الشیخ محمد صالح المنجد

3767